بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ بدر الموعد اور غزوہ دُومۃُ الجَندَل کے حالات و واقعات کا بیان نیز دنیا میں قیامِ امن کے لیے دعا کی تحریک اور مسلمانوں کو اپنی بقا کے لیے ایک اکائی بننے کی تلقین

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 05 جولائی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج دو غزوات کا ذکر کروں گا۔ پہلا غزوہ، غزوہ بدر الموعد ہے جو ۴ھ ہجری میں ہوا۔ اس غزوے کو بدر الثانیہ اور بدر الصغریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہِ شعبان ۴ھ ہجری میں بدر کی طرف روانہ ہوئے۔ بعض مؤرخین نے مہینے میں اختلاف کیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ۴ھ ہجری میں جب شوال کے مہینے کا آخر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈیڑھ ہزار صحابہ کی جمعیت کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے۔ اس غزوے کا سبب یہ ہے کہ ابو سفیان بن حرب جب غزوۂ احد سے واپس پلٹا تو اس نے کہا تھا کہ آئندہ سال ہماری اور تمہاری ملاقات بدر الصفراء کے مقام پر ہو گی، ہم وہاں جنگ کریں گے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اسے جواب دینے کا ارشاد فرمایا تھا کہ کہو ہاں! ان شاء اللہ۔ ایک روایت کے مطابق آپؐ نے خود جواباً ان شاء اللہ فرمایا تھا۔

بدر مکّہ اور مدینے کے درمیان ایک مشہور کنواں ہے جو مدینے کے جنوب مغرب میں ایک سو پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس جگہ یکم ذی قعدہ سے آٹھ روز تک ایک بڑا میلہ لگا کرتا تھا۔ کہنے کو تو ابو سفیان نے جنگ کا یہ اعلان کر دیا تھا مگر اب جوں جوں وقت نزدیک آ رہا تھا ابو سفیان جنگ سے کنارہ کشی اختیار کر رہا تھا۔ مگر ظاہر یہ کر رہا تھا کہ جیسے وہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ مدینے پر چڑھائی کی تیاری کر رہا ہو۔ اس مقصد کے لیے اُس نے نُعیم نامی ایک شخص کو بیس اونٹوں کا لالچ دے کر مدینے بھی بھجوایا جس نے ابو سفیان کی تیاریٔ جنگ کے متعلق مسلمانوں کو بہت

مبالغہ آمیز کہانیاں سنا کر جنگ سے باز رہنے کی تلقین کی۔ مگر مخلص مسلمان اس شخص کی باتوں میں نہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو جنگ پر روانگی کے لیے اپنے اخلاص کی یقین دہانی کرائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ باوجود احد کی فتح اور اتنی بڑی جمعیت کے ساتھ ہونے کے ابو سفیان بن حرب کا دل خائف تھا اور اسلام کی تباہی کے درپے ہونے کے باوجود وہ چاہتا تھا کہ جب تک بہت زیادہ جمعیت اس کے ساتھ نہ ہو جائے وہ مسلمانوں کے سامنے نہ ہو۔ حضور ﷺ کو جب ابو سفیان کے لشکر کی تیاری کی خبر ملی تو آپؐ نے اپنے پیچھے حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی بن سُلول جو رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے تھے مگر بڑے پکے مسلمان اور جاں نثار صحابی تھے انہیں مدینے کا امیر مقرر فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق آپؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ آپؐ نے اپنا جھنڈا حضرت علیؓ کو عطا فرمایا۔ مسلمان اپنے تجارتی مال کے ساتھ بدر کی جانب نکلے۔ بظاہر تو مسلمان ابو سفیان سے جنگ کے لیے نکلے تھے مگر مسلمانوں کا تجارتی مال ساتھ رکھنا بتاتا ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ یقین تھا کہ یا تو ابو سفیان اس جنگ کے لیے آئے گا ہی نہیں یا اگر آیا بھی تو خدا تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا اور مسلمان اُن تاریخوں میں لگنے والے میلے میں اپنے تجارتی مال کی فروخت کے ذریعے نفع اٹھا سکیں گے اور بعد کے حالات بتاتے ہیں کہ عملاً اسی طرح ہوا۔

مسلمان تو حسبِ وعدہ جنگ کے لیے میدان میں پہنچ چکے تھے مگر دوسری جانب ابو سفیان نے سردارانِ قریش سے کہا کہ ہم نے نُعیم کو اس کام کے لیے بھیج دیا ہے وہ مسلمانوں کو روانگی سے قبل ہی پست ہمت کر دے گا۔ وہ انتہائی کوشش کر رہا ہے، لیکن ہم ایک یا دو راتوں کے لیے نکلیں گے پھر ہم واپس آجائیں گے۔ اگر مسلمان جنگ کے لیے نہ نکلے تو ہم کہہ دیں گے کہ مسلمان جنگ کے لیے نہیں آئے اور یوں ہم فاتح ٹھہریں گے اور اگر مسلمان جنگ کے لیے نکلے تو بھی ہم واپس لوٹ آئیں گے اور کہہ دیں گے کہ یہ سال ہمارے لیے خشک سالی کا سال ہے، جنگ کے لیے شادابی کا سال مناسب ہو گا۔

قریش نے ابو سفیان کا مشورہ پسند کیا اور اس کی قیادت میں دو ہزار کا لشکر روانہ ہو گیا۔ مکّے سے صرف بائیس کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ابو سفیان اور لشکرِ کفار کی ہمت جواب دینے لگی اور اُنہیں مسلمانوں سے لڑائی کی جرأت نہ ہوئی۔ چنانچہ ابو سفیان نے لشکر میں واپسی کا اعلان کیا اور کہا کہ تمہارے لیے شادابی اور ہریالی کا سال جنگ کے لیے زیادہ

مناسب رہے گا۔ اس وقت خشک سالی ہے لہٰذا میں واپس جارہا ہوں تم بھی واپس چلو۔ ابوسفیان کے اس فیصلے پر تمام لشکر واپس پلٹ گیا اور کسی نے بھی اس فیصلے کی مخالفت نہ کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار پر مسلمانوں سے مقابلے کا کیسا خوف طاری تھا۔

آنحضور ﷺ آٹھ راتیں قیام کے بعد واپس لوٹ آئے اور یوں حضور ﷺ اور اسلامی لشکر کل سولہ راتیں مدینے سے باہر رہنے کے بعد واپس آگیا۔ دشمن مدِ مقابل آنے کی ہمت نہ کر سکا۔ چنانچہ اس کی خوب سبکی ہوئی اور مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ اس علاقے کے بعض مقامی کافروں کا جھکاؤ قریشِ مکّہ کی طرف تھا آنحضور ﷺ نے نہایت بہادری سے اُن پر اپنا عزم واضح کیا تو وہ بھی دبک گئے۔ بدر کے بعض تاجر واپسی پر جب مکّہ گئے تو انہوں نے ابوسفیان کو مسلمانوں کی مستحکم صورتِ حال اور عزم کے متعلق آگاہ کیا جس پر ابوسفیان اور قریشِ مکہ اپنی بزدلی اور وعدہ خلافی پر بہت شرمندہ ہوئے۔

دوسرا غزوہ دومۃ الجندل ہے۔ یہ ۲۵ ربیع الاوّل ۵ ہجری میں ہوا۔ یہ مقام مدینے سے ۴۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ قدیم دَور میں یہ سفر پندرہ سے سترہ دنوں میں مکمل ہوتا تھا۔ اس جگہ بہت بڑی تجارتی منڈی لگا کرتی تھی۔ یہ پہلی مہم تھی جو مدینے سے دُور رومی سلطنت کے صوبہ شام کی سرحدوں کے نزدیک وقوع پذیر ہونے والی تھی۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ مسلمانوں سے بار بار شکست کھانے اور مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے رعب کو محسوس کرتے ہوئے دشمنانِ دین کسی ایسے موقعے کی تلاش میں تھے کہ مسلمانوں اور اسلام کو جڑھ سے ہی ختم کر دیا جائے۔ اس پر عمل کرنے کے لیے مدینے کے انتہائی شمال میں شام کی سرحد کے نزدیک دومۃ الجندل کے گرد قبائل نے اسلامی ریاست کو چیلنج کرنے کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کرنا شروع کیا۔

یہ لوگ فساد برپا کرتے ہوئے تجارتی قافلوں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ جب حضور ﷺ کو ان حالات کی خبر ملی تو فیصلہ ہوا کہ اس سے قبل کہ دومۃ الجندل کے قبائل کوئی بڑی فوج تیار کر کے مدینے پر چڑھائی کر دیں بہتر ہے کہ ان کے علاقے میں پہنچ کر انہیں اس طرح بکھیر دیا جائے کہ وہ مدینے پر چڑھائی سے باز رہیں اور تجارتی قافلے امن سے شام پہنچ سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نکلنے کا حکم دیا اور ایک ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ آپؐ رات کو سفر کرتے اور دن بھر پوشیدہ رہتے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ پندرہ سولہ دن کی طویل مسافت طے کرنے کے دومۃ الجندل پہنچے تو وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ لوگ مسلمانوں کی خبر پا کر اِدھر اُدھر منتقل ہو گئے تھے۔ گو آنحضورﷺ وہاں کچھ دن ٹھہرے اور آپؐ نے چھوٹے چھوٹے دستے بھی روانہ کیے مگر وہ لوگ ایسے لاپتا ہوئے کہ اُن کا کوئی سراغ نہ ملا۔

دومۃ الجندل سے واپسی کے متعلق لکھا ہے کہ آنحضورﷺ وہاں تین دن قیام کے بعد تمام لشکر کے ہمراہ مدینے کی طرف روانہ ہو کر ۲۰؍ ربیع الثانی کو واپس مدینے تشریف لے آئے۔ یہ غزوہ اپنے ثمرات اور نتائج کے حوالے سے بہت مفید رہا۔ اس غزوے کے ذریعے مسلمانوں کو سارے علاقے کا علم ہو گیا اور یہ بھی ایک مقصد تھا کہ سارے علاقے کا پتا چل جائے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعا کی طرف بھی دوبارہ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں عمومی امن بھی قائم فرمائے۔ وہ امن جس کی خاطر آنحضورﷺ نے اپنے زمانے میں بھی کوششیں کیں اور یہی مقصد ہے آپؐ کے آنے کا، اور یہی مقصد ہے اسلام کی تعلیم کا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ہو سکتا ہے اور اس کے لیے دعاؤں کی بھی خاص ضرورت ہے۔

بظاہر لگتا ہے کہ دنیا والے اب اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ظاہری طور پر امن کی صورت نظر نہیں آرہی۔ دوسرے ان مغربی ممالک میں اب مسلمانوں کے خلاف بھی مہم بہت تیز ہو گئی ہے اور آئندہ خیال یہی ہے کہ مزید تیز ہو گی۔ اس کے لیے بھی مسلمانوں کو اپنی بقا کے سامان کرنے ہوں گے، ایک اکائی بننا ہو گا، اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ اسے سمجھنے والے ہوں۔ مسلمان ملکوں سوڈان وغیرہ میں مسلمان، مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں، ان کے لیے بھی دعا کریں۔ یہ دین کے اصل مقصد کو بھول کر بھائیوں کو مار رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ غیر بھی مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ملک و قوم کی خدمت کرنے والا اور امن قائم کرنے والا بنائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔